السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمانوں کے لئے نصیحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کے لئے نصیحت

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی معدہ وعلی آلہ وصحبہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازکی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو میری اس نصیحت کو دیکھے، اللہ تعالیٰ مجھے اور ان سب کو دین میں فقاہت عطا فرمائے اور مجھے اور انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، امابعد:

اس نصیحت کے ذریعہ میں نے ان بعض منکرامور کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے جن میں بہت سے مسلمان بتلا ہو چکے ہیں اور اس کا سبب ان کی جہالت یا یہ کہ شیطان ان کے افکار اور عقلوں کے ساتھ کھیل رہا ہے اور یہ لوگ محض خواہش نفس کی پیروی کی وجہ سے ان منکرامور کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

ان منکرامور، فاسد عقائد اور کھلم کھلا ضلالت وگمراہی سے تعلق رکھنے والا ایک امر یہ ہے کہ بعض غافل اور جاہل لوگ کچھ خرافات بکنے والے مشرکوں، گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بیماروں کو شفا دے سکتے ہیں، ان سے نقصان کو دور کر سکتے اور انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں۔ اس بے بصیرتی اور گمراہی سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ یہ عقیدہ ایمان باللہ کے منافی ہے، اس لئے کہ اللہ رب ذوالجلال ہی نافع، ضار، رزاق، محی، ممیت، مدبر اور قادر ہے اور وہ ان گمراہوں اور افتراء پردازوں کی باتوں سے بلند وبالا، ارفع واعلیٰ اور پاک ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ (یونس ۱۰/۱۰۷)

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم سے بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔''

لہٰذا اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی نفع ونقصان کا مالک یا شفا دے سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سب سے اشرف وافضل انسان سے کہا کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ:

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۲۱ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۲۲ إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ (الجن ۲۱/۷۲-۲۳)

''اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اللہ سے مجھے ہرگز کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا ہاں اللہ کی طرف سے ((احکام) اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی میرے ذمے ہے۔''

اور فرمایا:

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ (الاعراف ۷/۱۸۸)

''کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب سوال کرو تو اللہ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ سے مانگو۔'' جب نبی کریم ﷺ اپنے لئے یا کسی اور کے لئے نفع ونقصان کے مالک نہیں تو اور کوئی کس طرح نفع ونقصان کا مالک ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ہر وہ شخص جو کسی نبی یا نیک آدمی یا اولیاء میں سے کسی ولی کے بارے میں غلو سے کام لے اور ان کے بارے میں الوہیت کی کسی قسم کا گمان رکھے مثلاً یہ کہے کہ ''اے فلاں! تو مجھے شفا دے یا میری مدد کر یا مجھے رزق عطا کر یا یہ کے ہکہ مجھے دولت مند بنا دے۔'' وغیرہ تو یہ شرک وضلالت ہے ایسے شخص سے توبہ کروائی جائے گی، اگر توبہ کر لے تو درست ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

اسی طرح جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطے بنالے اور ان پر توکل کرے، ان سے دعا کرے اور ان سے سوال کرے تو بالاجماع وہ بھی کافر ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی یا ولی یا جن یا روح وغیرہ کو بھی اختیار ہے کہ وہ مشکل کو دور، حاجت کو پورا، بیماری کو رفع اور بلا کو دور کرسکتا ہے تو وہ بھی بہت بڑی گمراہی اور جہالت کی ایک خطرناک وادی میں داخل ہوگیا ہے یعنی وہ جہنم کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہے کیونکہ اس نے اللہ العظیم کے ساتھ شرک کیا اور اسی طرح جو بھی صالحین اور اولیاء میں سے کسی کو امداد کے لئے پکارے تو اس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا کہ اللہ کے سوا کوئی بھی کسی کی مشکل دور کرنے پر قادر نہیں ہے۔

ان منکر امور میں سے، جن میں مسلمان بتلا ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بنو ہاشم میں سے ہیں اور دیگر لوگوں میں سے کوئی بھی ان کے برابر نہیں ہے لہذا وہ اپنے سوا نہ کسی کو رشتہ دیتے اور نہ کسی سے رشتہ لیتے ہیں یہ بھی بہت بڑی غلطی، بہت بڑی جہالت، عورت پر ظلم اور ایسا حکم شریعت ہے، جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حکم نہیں دیا بلکہ ارشاد باری تعالیٰ تو یہ ہے کہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات ۴۹/۱۳)

''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔''

اور فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (الحجرات ۴۹/۱۰)

''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

نیز فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ (التوبة ۹/۷۱)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔''

مزید فرمایا:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ (آل عمران ۳/۱۹۵)

''تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے مرد یا عورت کے عمل کو ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی سفید کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو سفید پر فضیلت حاصل نہیں ہے مگر بجز تقویٰ کے، سبھی لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔'' (نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''آل بنی فلاں میرے دوست نہیں ہیں کیونکہ میرے دوست تو اللہ اور نیک مومن ہیں۔'' (متفق علیہ

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تمہارے پاس ایسا شخص منگنی کا پیغام لے کر آئے جس کا دین واخلاق تمہیں اسے پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو، ورنہ زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد برپا ہوجائے گا'' (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے) نبی کریم ﷺ نے زینب بنت بخش اسدیہ کا اپنے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کردیا تھا اور فاطمہ بنت قیس قرشیہ رضی اللہ عنہ کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کردیا تھا حالانکہ یہ دونوں آزاد کردہ غلام تھے، حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ حبشی کا نکاح آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن سے کردیا تھا جو کہ زہری اور قریشی تھیں، اسی طرح حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی نے اپنے بھائی ولید کی بیٹی کا رشتہ حضرت سالم کو دے دیا تھا جسے ایک انصاری خاتون نے آزاد کیا تھا، ارشاد باری تعالی ہے:

وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ (النور ۲۶/۲۴)

''اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے!''

اسی طرح خود نبی کریم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں یعنی حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے نکاح کردیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ دونوں ہی بنو ہاشم سے نہیں بلکہ بنو عبدالشمس سے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کردیا تھا حالانکہ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ بھی ہاشمی نہیں بلکہ عدوی ہیں، اسی طرح عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے حبالہ عقد میں فاطمہ بنت حسین بن علی تھیں حالانکہ وہ اموی ہیں ہاشمی نہیں اسی طرح حضرت مصعب بن زبیر کے نکاح میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری صاحبزادی حضرت سکینہ تھیں حالانکہ مصعب بھی ہاشمی نہیں تھے بلکہ اسدی تھے یعنی اسد قریش سے آپ کا تعلق تھا۔ مقداد بن اسود نے نبی کریم ﷺ کے چچا زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ضباعہ سے شادی کی تھی حالانکہ مقداد بھی ہاشمی نہیں بلکہ کندی تھے، چنانچہ اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں، اس سے مقصود یہ ہے کہ بعض ہاشمیوں کا یہ دعوی باطل ہے کہ ہاشمی خاتون کا غیر ہاشمی کے ساتھ نکاح حرام یا مکروہ ہے کیونکہ غیر ہاشمی ایک ہاشمی خاتون کا کفو نہیں بن سکتا حالانکہ کفو سے مراد دینی کفو ہے۔ ابوطالب اور ابولہب کو جس بات نے دور کیا وہ اسلام سے محرومی تھی اور سلمان فارسی، صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو جس بات نے قریب کردیا تھا وہ دولت ایمان تھی نیکی، تقوی، اتباع شریعت اور صراط مستقیم کی پابندی تھی لیکن آج کل بعض ہاشمی لوگوں نے جو یہ خود ساختہ اصول بنالیا ہے کہ ہاشمی خاتون کا غیر ہاشمی مرد سے نکاح جائز نہیں تو اس جہالت اور باطل تصرف کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہاشمی خاندان سے رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت سی ہاشمی خواتین نکاح سے محروم رہتی ہیں یا ان کی شادی میں بے پناہ تاخیر ہوجاتی ہے اور اس کا نتیجہ بھی خوشگوار نہیں ہوتا کہ اس قدر تاخیر سے شادی کی وجہ سے یہ خواتین اولاد سے بالکل محروم رہتی ہیں یا ان کے ہاں بہت کم اولاد ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (النور۳۲/۲۴)

''اور اپنی (قوم کی) بیوہ عورتوں کے نکاح کردیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کردیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالی ان کو اپنے فضل سے خوش حال کردے گا اور اللہ (بہت) وسعت والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالی نے بیوہ عورتوں کے نکاح کرنے کا مطلق حکم دیا ہے تاکہ یہ حکم غنی، فقیر اور دیگر تمام مسلمانوں کے لئے عام ہو۔ اسلامی شریعت نے چونکہ نکاح کی ترغیب دی ہے اور بہت تاکید کے ساتھ اس کی ترغیب دی ہے لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی اطاعت کے لئے جلدی کریں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اے گروہ نوجواناں! تم میں سے جس شخص کے پاس مالی استطاعت ہو تو شادی کرلے کیونکہ اس سے نظر نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جس کو استطاعت نہ ہو تو اسے چاہئیے کہ وہ روزہ رکھے، روزہ اس کے لئے شہوت کو دبانے کا سبب ہوگا'' عورتوں کے وارثوں کو چاہئے کہ وہ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈریں یہ ان کے پاس اللہ تعالی کی امانت ہیں، اللہ تعالی اس امانت کے بارے میں ان سے ضرور باز پرس کرے گا لہذا انہیں چاہئے کہ یہ فورا اپنی بیٹیوں، بہنوں اور اپنے بیٹوں کی شادی کریں تاکہ ہر ایک اس زندگی میں اپنا کردار ادا کرسکے اور فتنہ وفساد اور جرائم بھی کم ہوں اور یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ بچیوں کی شادی نہ کرنا یا اس میں بہت تاخیر کردینا اخلاقی جرائم اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ یہ وہ کدال ہے جو معاشرہ کی اخلاقی قدروں کو توڑ پھوڑ دیتا اور تباہی وبربادی سے دوچار کردیتا ہے۔

اے بندگان الہی اپنے بارے میں بھی اللہ سے ڈرو، ان بہنوں اور بیٹیوں کے بارے میں بھی، جن کا اللہ تعالی نے تم کو والی بنادیا ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں بھی اور سب مل کر کوشش کرو کہ معاشرہ خیر وبھلائی اور سعادت وکامرانی کا گہوارہ بن جائے۔ معاشرہ کی نمو، ارتقاء و تکاثر کے راستے آسان ہوں اور معاشرہ میں جرائم کے پھیلانے والے اسباب کا ازالہ ہو اور جان لو کہ تم سب سے ایک دن تمہارے اعمال کے بارے میں سوال اور حساب وکتاب ہوگا اور تمہیں اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الحجر ۱۵/۹۲-۹۳)

''تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔''

اور فرمایا:

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (النجم ۵۳/۳۱)

''اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو) اس لئے (پیدا کیا ہے) کہ جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کا (برا) بدلہ دے اور جنہوں نے نیکیاں کیں ان کو نیک بدلہ دے۔''

پس اے مسلمانو! تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے تمام لوگوں کی اقتداء کرتے ہوئے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی جلد شادی کرو اور میں تمہیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ شادی پر اخراجات بھی کم کرو، مہر باندھنے میں بھی بہت مبالغہ سے کام نہ لو، شادی کے اخراجات میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو، شادی کے لئے ایسے لوگوں کا انتخاب کرنے کی کوشش کرو جو نیک، متقی، امانت دار اور پاکباز ہوں۔ اللہ تعالی ہم سب کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے، دین پر ثبات واستقامت سے نوازے، ہمیں اور تمھیں اپنے نفسوں کی شرارتوں اور برے عملوں سے محفوظ رکھے، اور سب کو ظاہری وباطنی تمام گمراہ کن فتنوں سے بچائے اور ہم اللہ تعالی سے یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرمادے اور انہیں دوسروں کے لئے اصلاح کا ذریعہ بنادے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ